Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۹۵ھ ۲۴ شہادت ۱۳۵۴ہش ۲۴ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۷۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ تنگ دلی اور تنگ ظرفی ہے کہ انسان اختلافِ مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے

انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ باوجود اختلافِ رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھائے

"یاد رکھو کہ یہ تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلافِ شریعت و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلافِ رائے اَور چیز ہے اور اخلاق اَور۔ یہ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال ہے کہ باوجود اختلافِ رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھائے۔ ۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ جب تک طبیعت میں یہ استعداد نہیں ہوتی کہ کوئی شخص صبر اور خوش خلقی سے ایک مخالف رائے کو سُن سکے وہ ایسی رائے کو سُن کر چُپ نہیں رہ سکتا اسی لئے یہ خاموشی اور صبر مجھے اُمّید دلاتا ہے کہ اچھے نتیجے پیدا ہوں گے۔ یہ بھی خوبی کی بات ہے کہ جب مخالف رائے کو سُنے تو فوراً جواب دینے کو تیار نہ ہو جائے کیونکہ یہ تو محض ہار جیت کی خواہش ہو گی۔ لیکن اس رائے کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے اس پر صبر سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس سے علم و حکمت پیدا ہوتی ہے اور علم و حکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دُنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ پس جو جلدی نہیں کرتا بلکہ فکر کرتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اگر مَیں غلطی پر ہوں تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر۔ وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس مَیں چاہتا ہوں کہ آپ صاحبان اس خزانہ کے حاصل کرنے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور مذہبی مخالفت کو عام مخالفت کا ذریعہ نہ بنائیں مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ اخلاق وسیع ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۰۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۴ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی ناساز ہے

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۴ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ارشاد فرماتی ہیں کہ عزیزم مرزا شمیم احمد صاحب کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دل کے عارضہ سے تا حال بہت بیمار ہیں۔ تمام بھائی بہنیں خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل شفا بخشے۔

مکرم صاحبزادہ عبد السلام صاحب آف ٹوپی ضلع مردان چند دنوں سے بیمار ہیں۔ ان کا بیٹا وقار احمد بھی بیمار ہے نیز ان کی والدہ صاحبہ محترمہ بھی عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

میری خالہ جان محترمہ اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ ان دنوں علاج کے سلسلہ میں لاہور آئی ہوئی ہیں اور خاکسار کے پاس مقیم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ایچ نور علی خاں

سول لائن لاہور

خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۱۸ شہادت (اپریل) تا ۲ ہجرت (مئی) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشادِ گرامی ہے کہ اِس کلاس میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔

نمائندگی مجالس بڑھانے کے لئے مربیانِ کرام و انسپکٹر صاحبان مختلف اضلاع کا تفصیلی دورہ کر رہے ہیں قائدینِ کرام کو ان سے پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور نمائندگان کو تیار کر کے ان کے اسماء سے دورہ کرنے والے اصحاب کو مطلع فرمائیں۔ کوشش فرمائیں کہ ہر مجلس کی نمائندگی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی مشکور کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۷ شہادت ۱۳۵۴ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی بشارتوں کا مورد بننے کی تین لازمی شرائط

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو فوز و فلاح اور فتح و نصرت کی بہت سی بشارتوں سے نوازا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
(آل عمران آیت ۱۴۰)

اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔

اسی طرح ایک اور جگہ یہ فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ (حٰم السجدہ آیت ۳۱)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

یہ دو بشارتیں ہم نے یہاں بطور نمونہ پیش کی ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید مومنوں کے لئے بشارتوں سے معمور ہے۔ اس میں مومنوں کے لئے بشارتیں ہی بشارتیں ہیں۔ لیکن یہ سب بشارتیں صرف نام کے مومنوں کے لئے نہیں ہیں یعنی ان لوگوں کے لئے نہیں ہیں جو صرف اقرار باللسان کی حد تک مومن ہونے کے دعویدار ہوں۔ اس امر کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑی صراحت کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ ان بشارتوں کے مورد ہر کس و ناکس نہیں بلکہ خاص قسم کے مومن ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے جو قرآنی بشارتوں کے اہل اور حقیقی مصداق ہیں۔ فرماتا ہے:۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (النمل آیات ۲ تا ۴)

اس (سورۃ) کی آیتیں قرآن اور مدلل کتاب کا حصہ ہیں جو مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت کا موجب ہیں۔ (یہ ان مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت کا موجب ہیں) جو نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہتے ہیں اور اُخروی زندگی پر یقین رکھتے ہیں۔

یہاں قرآن مجید کی آیات کو محض مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت کا موجب نہیں قرار دیا گیا ہے بلکہ بتایا یہ گیا ہے کہ ان سے ہدایت صرف اُن مومنوں کو ہی ملتی ہے اور اسی طرح ان میں بیان کردہ بشارتیں صرف ان مومنوں کے حق میں ہی پوری ہوتی ہیں جو زبان سے ہی ایمان لانے کا اقرار نہیں کرتے بلکہ اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت بھی دیتے ہیں۔ اور جہاں تک عمل کا تعلق ہے اس میں علی الخصوص تین چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اوّل اقامۃ الصلوٰۃ کا دوم ایتاء الزکوٰۃ کا اور سوم آخرت پر پختہ یقین کا۔

اقامۃ الصلوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ نماز کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے اور کیا بھی جائے باجماعت۔ نماز اپنے حقیقی معنوں کی رُو سے اُس وقت نماز کہلاتی ہے جب یہ حضورِ قلب سے ادا کی جائے اور کی بھی جائے اس احساس کے ماتحت کہ نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہے اور وہ اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں تو یہ احساس اس کے پورے وجود پر ضرور حاوی ہو کہ خدا تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔ اس احساس کے ماتحت جب نماز ادا کی جائے تو انسان کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے اور وہ ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو کر ایک اور ہی انسان بن جاتا ہے اور اطاعتِ خداوندی کے سوا اس میں کچھ باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت آیت ۴۶) یعنی نماز یقیناً تمام بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے متعلق فرمایا ہے کہ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ یعنی نماز ایک مومن کی معراج ہے۔ مراد یہ کہ نماز کے ذریعہ ایک مومن اپنی استعداد کے مطابق روحانی علو و ارتفاع کے عروج کو پا سکتا ہے۔ جب اس طرح نماز ادا کی جائے کہ اس کے نتیجہ میں ایک مومن ہر قسم کی بُری اور ناپسندیدہ باتوں کے ارتکاب سے کلی طور پر محفوظ ہو جائے اور اپنی استعداد کے مطابق روحانی علو و ارتفاع کے عروج کو پالے اور اطاعت خداوندی کے سوا اس میں کچھ باقی نہ رہے تب وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نمازی کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اقامۃ الصلوٰۃ جملہ حقوق اللہ کی کما حقہٗ ادائیگی پر حاوی ہے۔ اسی طرح ایتاء الزکوٰۃ جملہ حقوق العباد پر حاوی ہے کیونکہ زکوٰۃ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کے پیشِ نظر ہی فرض کی گئی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہر قسم کے انفاق کی اس کے ذریعہ ترغیب دی گئی ہے۔ سو گویا جب ایک مسلمان جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورے تعہّد کے ساتھ ادا کرتا ہے تب وہ عند اللہ حقیقی معنوں میں مومن شمار ہوتا ہے اور اس امر کا مستحق قرار پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتیں اس کے حق میں پوری ہوں۔

قرآنی بشارتوں کا مورد بننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اقامۃ الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کے علاوہ جس تیسری چیز کا ذکر فرمایا ہے وہ ہے آخرت پر پختہ یقین۔ اگرچہ بظاہر اس کا تعلق عمل سے زیادہ ایمان کے ساتھ نظر آتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو آخرت پر پختہ یقین ہی وہ زبردست محرک ہے جس کی وجہ سے انسان کو حقیقی معنوں میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کی توفیق ملتی ہے۔ یہ احساس کہ آخرت برحق ہے اور ہر انسان کو اپنی ہر حرکت و سکون کا جواب دینا ہو گا اُسے ہر بُرائی سے بچاتا اور ہر نیکی بجا لانے میں مستعد رکھتا ہے۔ انسان نیکی بجا لانے میں اُس وقت ہی سُست ہوتا اور بُرائی میں اُس وقت ہی مبتلا ہوتا ہے جب آخرت کی جوابدہی کا خوف اس کے دل میں باقی نہیں رہتا یا وہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان بالآخرت میں کمزوری ہی ہر قسم کی بداعمالیوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنی بشارتوں کا مورد بننے کے لئے اقامۃ الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کے ساتھ آخرت پر پختہ یقین کو لازمی قرار دیا ہے اس کے بغیر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کی توفیق مل ہی نہیں سکتی۔

الغرض اقامۃ الصلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ اور آخرت پر پختہ یقین کو قرآنی وعدوں اور بشارتوں کا مورد بننے کے سلسلہ میں تین لازمی اور بنیادی شرائط کی حیثیت حاصل ہے۔ ان تین شرائط کو پورا کئے بغیر محض زبانی ایمان کی بناء پر کوئی قوم یا جماعت اس بات کی سزاوار نہیں ٹھہر سکتی کہ فوز و فلاح کے قرآنی وعدے اور بشارتیں اس کے حق میں ضرور پورے ہوں۔

قطعات

(۱)

جو بندہ خدا پر توکّل کرے
وہ محبوب اُس کا وہ اُس کا محب
کفیل آپ ہوتا ہے اُس کا خُدا
وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ

(۲)

ان آفات و آلام کے باوجود
بہت آئیں گے جاں نثار و رفیق
وفا ہوں گے وعدے خدا کے ضرور
وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

(۳)

ہوئے خشمگیں آگ، پانی، ہوا
حوادث سے معمور صبح و مسا
یہ طوفاں، یہ سیلاب، یہ زلزلے
ہیں تفسیر رَبُّکَ اَوْحٰی لَھَا

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالتِ شان

خدا نگوئمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نما است وجودش برائے عالمیاں (المسیح الموعودؑ)

مکرم امین اللہ خان صاحب سالک مربی سلسلہ

مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی قوم یعنی ابنائے فارس سے مہدی معہود کے ظہور کی بشارت دے کر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی معہود کو سلام خاص سے سرفراز فرما کر اس امر کو کسی ریب و ارتیاب سے بعید قرار دیا کہ

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ اور یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ

کا مصداق موعود ابن فارس ہے۔

یہ امر کسی نگاہ سے پنہاں نہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کس جانسپاری اور جہد و کاوش سے چاردانگ عالم میں دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدافعت کا فریضہ سرانجام دیا بلکہ عیسوی سلطنتوں کے رعب و تحکم کے باوجود آپ نے کمال شجاعت سے اسلام کی برتری اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرداری کا پرچار کیا۔

قسام ازل نے آپ کو سیرت و کردار کے ان اعلیٰ اوصاف سے مزین کیا تھا جو محض لسانی سے حاصل نہیں کئے جا سکتے آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین اور بے مثال عاشق تھے۔ آپ کو تقویٰ کا ارفع مقام حاصل تھا۔ آپ قدسی صفات تھے۔ آپ کی شخصیت میں ایک خداداد جذب تھا اور مقناطیسی کشش۔ لوگ آپ کی طرف کشاں کشاں چلے آتے آپ کے علمی تبحر پر آپ کی تصنیفات شاہد ہیں۔ آپ کے آوازۂ حق سے دنیا بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ آپ نے نشانات و معجزات دکھائے۔ ان تمام اوصاف کے باوجود آپ اپنے آقا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور انتہائی عجز و انکسار کا اظہار کرتے اور ان سب کمالات کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان قرار دیتے تھے۔ آپ کا ارشاد یہ تھا کہ

"کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ..."

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ آج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدا کردہ جماعت ناموس محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے شب و روز انتہائی جدوجہد کر رہی ہے اور یہ جماعت اس مقدس مقصد کے لئے — جان و مال و آبرو اور ہر نوع کی انتہائی قربانیاں پیش کر رہی ہے کہ آج دہریت اور دیگر ادیان خصوصاً عیسائیت کا مقابلہ صرف انہی حربوں اور ہتھیاروں سے کیا جا سکتا ہے جو اس منفرد عاشقِ رسولؐ کی تصنیفات میں مہیا کئے گئے ہیں۔ ایشیا ہو یا افریقہ یورپ ہو یا امریکہ — یا دنیا کا کوئی اور خطہ — ہر علاقہ میں آج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلال و اکرام کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کے انفاس قدسیہ سے تربیت یافتہ جماعت سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا ایک ایک جملہ باطل کی دھجیاں اڑا دیتا ہے اور یہ بات ہم کسی خوش فہمی کی بنا پر نہیں کہہ رہے۔ بلکہ ہم نے خود — جیسا کہ اور ہزارہا نفوس نے — دنیا کے مختلف علاقوں میں اس امر کا تجربہ کیا ہے آج اسی عاشق رسول کے پیش فرمودہ دلائل و براہین سے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا جا سکتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف اعلیٰ اخلاق سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی افاضہ کا کمال دکھایا۔ بلکہ آپ نے حضرت خاتم الانبیاء کی مدحت و توصیف میں بے نظیر علمی کلام پیش کیا۔

آپ اپنے محبوب آقا کو بار بار "ہمارے سید و مولیٰ" کے پیار بھرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

اس عالی مرتبت عاشق رسولؐ نے اپنے محبوب مطاع (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی توصیف یوں فرمائی:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور ... صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں...... یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰-۱۶۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو بتایا کہ ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ نے فرمایا:۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعودؑ نے بتایا کہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً کمال کا اسوہ حسنہ اسی مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء و امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رقم فرماتے ہیں:

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے روحانی اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعثت اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا تھا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیحؑ بن مریمؑ اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین"۔

(اتمام الحجۃ صفحہ ۳۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب اعلیٰ سب سے بہتر اور سب سے خوب تر نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرار دیا۔ آپ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمدؐ پر درود بھیجتے ہوئے اور درود بھیجنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاول

مکرم غلام احمد عطاء صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

پاکستان میں ۴۰ لاکھ ایکڑ میں چاول کاشت کیا جاتا ہے۔ چاول کی پیداوار تقریباً ۲۳ لاکھ ٹن ہے چاول کے زیر کاشت رقبہ کا تقریباً ۵۰ فی صد پنجاب میں واقع ہے۔ گزشتہ دس سالوں (۱۹۵۶ء تا ۱۹۶۶ء) کے عرصہ میں پنجاب میں چاول کے زیر کاشت رقبہ اور چاول کی کل پیداوار میں بالترتیب ۵۴ فی صد اور ۱۳۵ فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے مقابل پر کل مغربی پاکستان میں چاول کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں ۲۶.۵ فی صد اور ۳۱.۴ فی صد کی زیادتی ہوئی۔ پنجاب میں اس عشرہ کے دوران فی ایکڑ اوسط پیداوار دس من فی ایکڑ سے بڑھ کر ۱۶.۳ من فی ایکڑ ہو گئی ہے۔ اس طرح فی ایکڑ اوسط پیداوار میں تقریباً ۶۳ فی صد کی زیادتی ہوئی۔ ان اعداد و شمار سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ اپنے ذرائع کے اعتبار سے پاکستان دنیا کے سب سے زیادہ چاول برآمد کرنے والے ملکوں میں شامل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پنجاب میں گندم کے مقابل پر چاول کا زیر کاشت رقبہ بہت کم ہے۔ پھر بھی مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر چاول کی فصل پنجاب کی اقتصادی حالت پر بہت اثر انداز ہوتی ہے:۔

(۱) صرف یہی ایک ایسی فصل ہے جو موسم گرما میں سیم اور شور زدہ رقبہ پر کاشت کر کے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جہاں اور کوئی فصل نفع مند طریق پر نہیں لگائی جا سکتی۔

(۲) عمدہ قسم کا چاول صرف پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ [illegible] ڈالر کا زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

(۳) موٹا چاول جو قبل ازیں مشرقی پاکستان بھیجا جاتا تھا اب غیر ممالک کو برآمد کر کے زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔

چاول کی پیداوار میں اضافہ چاول کی قسم پر منحصر ہے۔ اگر بویا جانے والا بیج ایسا ہے جو زمین میں موجود غذائی عناصر کو صحیح طور پر استعمال نہیں کر سکتا تو دوسرے تمام عوامل مثلاً مناسب آبپاشی کا بندوبست، زمین کی زرخیزی، پودوں کی تعداد وغیرہ بھی غیر موثر ثابت ہوں گے۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ صرف ایسی اقسام ہی کاشت کی جائیں جن کی پیداوار زیادہ ہو۔

موٹے چاولوں میں ۱۹۶۷ء تک پنجاب میں زیادہ تر جھونا ۳۴۹ ہی کاشت کیا جاتا تھا اس کا پودا اونچے قد اور کمزور تنے کا ہوتا ہے۔ ۱۹۶۷ء میں پہلی بار چاول کی ایک نئی قسم اری پاک مغربی پاکستان میں کاشت کی گئی۔ اس کا پودا چھوٹے قد کا ہوتا ہے اور کھاد دینے سے اس کی پیداوار بہت ہوتی ہے۔ اری پاک کی کاشت نے مغربی پاکستان میں چاول کی پیداوار میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ لیکن اری پاک کا چاول موٹا اور چاک کی طرح بھربھرا ہوتا ہے۔ چھڑنے میں ٹوٹتا بہت ہے جس کی وجہ سے منڈی میں اس کی اچھی قیمت نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ یہ چاول بین الاقوامی منڈی میں بھی مقبول نہیں۔ اس وقت کے پیش نظر چاول کی ایسی قسم دریافت کرنے کی کوشش کی گئی جس کی پیداوار اری پاک جتنی ہو لیکن جس کا چاول اس سے بہتر ہو۔ ان کوششوں کے نتیجہ میں اری مجموعہ سے ایک اور قسم اری ۶ کا چناؤ کیا گیا۔ اس کا چاول اری پاک سے بہت بہتر ہے اور پیداوار کے لحاظ سے بھی یہ اس کے قریب ہے۔ اس کا چاول زیادہ لمبا ہوتا ہے اور اری پاک کی نسبت کم بھربھرا ہوتا ہے۔ چھڑنے کے دوران یہ کم ٹوٹتا ہے۔ اس طرح مونجی سے چاول اری پاک کی نسبت زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

چاول کی عمدہ اقسام میں سے باسمتی ۳۷۰ ایسی قسم ہے جو پنجاب میں زیادہ کاشت کی جاتی ہے اس کا چاول بہت عمدہ لمبا اور خوشبودار ہوتا ہے پکانے کے اعتبار سے یہ قسم بہت بہتر ہے۔ منڈی میں اس کی بہت اچھی قیمت مل جاتی ہے اور بین الاقوامی منڈی میں بھی اس کی بہت مانگ ہے۔

ایک اور عمدہ قسم باسمتی پاک ۶۱۲۹ ہے اس کا چاول بھی لمبا ہوتا ہے اور پکنے کے اعتبار سے بھی بہت اچھا ہے۔ ۱۹۶۸ء میں پہلی مرتبہ محکمہ زراعت کی طرف سے اس کو وسیع پیمانے پر کاشت کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ مگر ان دونوں قسموں کا پودا اونچے قد اور کمزور تنے کا ہوتا ہے زیادہ کھاد دینے سے فصل گر جاتی ہے اور اس طرح پیداوار کم رہ جاتی ہے۔

حال ہی میں باسمتی ۳۷۰ اور چھوٹے قد کی ایک اور قسم (TN 1) کے ملاپ سے ایک نئی قسم تیار کی گئی ہے۔ اس کا نام باسمتی ۱۹۸ ہے۔ اس کا پودا درمیانے درجے کا ہے اور اسی طرح نسبتاً کم گرتا ہے۔ اس لئے اس کو زیادہ کھاد دی جا سکتی ہے۔ اس کی پیداوار باسمتی ۳۷۰ سے ۲۵ سے ۳۰ فی صد زیادہ ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا تمام قسموں کی مختلف خصوصیات کا ذکر گوشوارے میں کیا گیا ہے۔

اری پاک اور باسمتی ۳۷۰ کے پتے گہرے سبز اور سیدھے ہونے کی وجہ سے سورج کی روشنی پوری طرح جذب کرتے ہیں۔ ان قسموں کے پودوں میں یہ خصوصیت بھی ہے کہ یہ کھاد میں موجود غذائی عناصر کو چاول اور پرالی کی برابر برابر مقدار میں بدل دیتے ہیں جبکہ مقامی اقسام کو کھاد دینے کی صورت میں چاول میں زیادتی نہیں ہوتی۔ پرالی زیادہ ہوتی ہے۔

گوشوارہ نمبر ۱

پنجاب میں کاشتہ چاول مختلف اقسام کی خصوصیات

خصوصیات	جھونا ۳۴۹	اری پاک	اری ۶	باسمتی ۳۷۰	باسمتی پاک	باسمتی ۱۹۸
پودے کا قد (انچوں میں)	۶۵-۷۰	۳۵-۴۰	۳۵-۴۰	۶۵-۷۰	۶۵-۷۰	۵۰-۵۵
پتوں کا رنگ	سبز	گہرا سبز	گہرا سبز	سبز	سبز	گہرا سبز
پتوں کی کیفیت	نیچے جھکے ہوئے	سیدھے	سیدھے	نیچے جھکے ہوئے	نیچے جھکے ہوئے	کسی حد تک سیدھے
تنے کی سختی	کم سخت	بہت سخت	سخت	کم سخت	کم سخت	سخت
کھاد کا اثر	معمولی	بہت اچھا	اچھا	معمولی	معمولی	اچھا
چاول کی کوالٹی	درمیانہ	موٹا BOLD	درمیانہ	عمدہ	بہت عمدہ	عمدہ
چاول کی شکل	بیلن نما CYLINDRICAL	بیضوی	بیلن نما CYLINDRICAL	تلوار کی طرح	تلوار کی طرح	تلوار کی طرح
چاول کا سائز لمبائی (ملی میٹر)	۶.۴۱	۵.۸۰	۶.۶۷	۶.۸۰	۷.۴۲	۶.۷۰
〃 〃 چوڑائی (〃)	۲.۱۳	۳.۲۰	۱.۹۷	۱.۷۸	۱.۷۹	۱.۸۲
〃 〃 موٹائی (〃)	۱.۷۲	۲.۴۶	۱.۶۶	۱.۶۱	۱.۶۳	۱.۶۲
خوشبو	نہیں	نہیں	نہیں	ہے	ہے	ہے
CHALKINESS	نہیں	ہے	ہے	نہیں	نہیں	نہیں
پکنے میں کیا ہے	ناقص	ناقص	معمولی	اچھا	بہت اچھا	اچھا
تعداد ایام کھیت میں پودا لگانے کے بعد سے پکنے تک	۹۵	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۲
اوسط پیداوار فی ایکڑ منوں میں	۳۰-۳۵	۵۰-۵۵	۴۸-۵۳	۳۰-۳۵	۲۰-۲۵	۲۵-۳۰

یہاں اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہو گا کہ عمدہ اقسام بھی پوری پیداوار اس وقت تک نہیں دیتیں۔ جب تک کہ بونے کے وقت سے لے کر فصل کاٹنے تک تمام دیگر عوامل اور مناسب کھاد دینے کا خاص اہتمام نہ کیا جائے۔ ان اقسام کی کاشت کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے:۔

بونے کا طریقہ:۔ چھٹہ:۔ چھٹے کے ذریعے بونے سے کھیت میں جڑی بوٹیاں جلد اگ آتی ہیں۔ پودہ گرتا رہتا ہے اور اس طرح پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ اس طریق میں تقریباً بیس سیر بیج زائد خرچ ہوتا ہے اور فصل پانی زیادہ مانگتی ہے۔ جب تک جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے زیادہ بہتر کیمیاوی طریق مہیا نہ ہو جائیں اور دوبیدگی کی مشکلات پر قابو نہ پا لیا جائے۔ پودوں کو نرسری سے کھیت میں منتقل کرنے کا طریقہ ہی بہتر ہے۔

زمین کی تیاری:۔ زمین پوری طرح تیار کرنی ضروری ہے تاکہ پود کی منتقلی سے پہلے ہی جڑی بوٹیاں پوری طرح تلف ہو جائیں۔ زمین کو بہت اچھی طرح کدو کرنا اور ہموار کرنا ضروری ہے۔ ایسا کرنے کے لئے کھیت میں ۸-۱۰ دن تک پانی کھڑا رہنا چاہیئے اس کے بعد اس میں ہفتے ہفتے کے وقفے سے دو دفعہ ہل چلانا اور تین دفعہ سہاگہ کرنا چاہیئے اگر زمین کی ساخت ایسی ہو کہ کھڑے پانی میں ہل نہ چلایا جا سکے تو پود کی منتقلی سے ایک ہفتہ قبل خشک زمین میں ہل چلا کر پانی دے دینا چاہیئے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان (بقیہ صفحہ ۳)

"ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ چاکر بھی بلند روحانی مراتب حاصل کر لیتے ہیں:-

"...... سبحان اللہ! ثم سبحان اللہ! حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ! کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ امت جس کے احقر سے احقر چاکر مراتب مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۶ حاشیہ نمبر ۱۱ طبع اول)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کردہ روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے اس کا موجب اس فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں کو قرار دیتے ہیں:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعاء صفحہ ۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عظمت شان کے باوجود اپنے آقائے مدنی کے حضور اپنے آپ کو "احقر الغلمان" کے طور پر پیش کرتے ہوئے نظر رحمت و تحنن کے لئے پکارتے ہیں ؎

اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَۃٍ وَّتَحَنُّنٍ
یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

منطق کی رُو سے ہر چیز کا تصور ممکن قرار دیا گیا ہے لیکن حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہمارے گمان و وہم سے بلند تر ہے ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے آپ نے اپنی ذات مبارک کو پیش کیا۔ آپ نے جہاں ایک طرف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اپنی انکساری کا اظہار فرمایا وہاں آپ نے اس علوِ مرتبت کا بھی اظہار فرمایا جو کمال محمدؐ کے فیضان کا ایک قطرہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا پیشوا اور مقتدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا اور بتایا کہ تمام نور اسی بابرکت وجود سے ظہور پذیر ہے ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف فخر النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بلکہ آل محمدؐ کیلئے بھی کمال فدائیت کا اظہار فرمایا ہے ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

نیز عشق رسول [illegible]س جذبِ دل سے مدح [illegible] سرا ہے ؎

حسنِ رُو[illegible] بہ ز ماہ و آفتاب
[illegible] کوئش بہ از مشک و عنبرے
می رسید [illegible] کوئے او مدام
[illegible] اگر می داشتم بال و پرے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی توصیف فرمائی ہے ؎

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے
آفتابِ ہر زمین و ہر زماں
رہبرِ ہر اسود و ہر احمرے

آپ بنام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے ہیں ؎

اے خداوندم بنامِ مصطفیٰ
کش شدے در ہر مقامے ناصرے
دستِ من گیر از رہِ لطف و کرم
در مہم باش یار و یاورے
تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من
ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق نے مزید فرمایا ؎

آں شہِ عالم کہ نامش مصطفیٰ
سیدِ عشاقِ حق شمس الضحیٰ

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ
. . . .
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور ہر لحظہ نام محمدؐ پر شیدا اس عظیم الشان شخصیت نے فرمایا ؎

سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے بھتیجا عزیزم محترم میاں عبدالکریم صاحب گنج مغلپورہ کچھ عرصہ سے بعارضہ بندش پیشاب شدید بیمار ہیں۔ نیز میرے بھانجا عزیزم عمر حیات صاحب آف گنج مغلپورہ بعارضہ دمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(میاں نور محمد امرتسری۔ دارالبرکات ربوہ)

۲۔ میرے بھتیجے عزیزم رشید احمد سلمہٗ پر ۲۳ مارچ کو بلڈ پریشر اور فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ عزیز موصوف بوڑھے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا اور چار بچوں کا باپ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ قادر و توانا خدا اسے کامل تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری بشیر احمد سندھی۔ چک نمبر ۹۶ شمالی۔ سرگودھا)

۳۔ خاکسار کا چھوٹا بچہ کئی دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ التماس ہے۔

اسی طرح میرے ایک دوست پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیوں کی دوری کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد ناصر کارکن بیت المال آمد ربوہ)

۴۔ عزیزم شیخ عبدالسمیع صاحب قمر جو لائلپور میں باغ والی گلی میں رہتے ہیں بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں اور علاج کے لئے لاہور گئے ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شیخ محمد یوسف گول منشی محلہ لائلپور)

۵۔ خاکسار کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بعارضہ درد ریح بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (فضل دین پیرو چک ضلع سیالکوٹ)

۶۔ میرے والد محترم شیخ عطاء الرحمٰن صاحب عابد عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ کمزور بے حد ہو گئے ہیں۔ التماس ہے کہ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(امۃ الرحیم طیبہ نمبر ۱ صفدر بلڈنگ۔ ڈائل پارک۔ لاہور)

۷۔ میں نے فضل عمر ہسپتال سے ہرنیا کا آپریشن کروایا ہے جو خدا کے فضل و کرم سے کامیاب ہو گیا ہے۔ زخم ٹھیک ہو گیا ہے لیکن اندرونی ٹانکوں میں کچھ کھچاؤ باقی ہے۔ کمزوری بھی کافی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(ملک فضل احمد سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ دار العلوم غربی ربوہ)

۸۔ خاکسار دو سال سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ گذر معاش تنگ ہو رہا ہے مقروض بھی ہو گیا ہوں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ لہذا میری گزارش ہے کہ احباب میری ان مشکلات کے دور ہونے کے دعا فرمائیں۔ (صوفی محمد حسن منگی سیکرٹری جماعت احمدیہ نصیر آباد ضلع لاڑکانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مَیں اپنے ربّ کریم سے اُمید رکھتا ہُوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیگا۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھائیگا"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳ امان ۱۳۵۴ ہش)

اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں بہت ہی کم عرصہ باقی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ نہ صرف اپنا مجوزہ بجٹ پورا فرمادیں بلکہ مجوزہ آمد سے زائد آمد پیدا کر کے مالی سال کے اختتام سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائیں۔ جماعتِ احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے اور زندہ جماعتوں کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے بڑھتا ہے۔ ہمیں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے فضل پر پوری اُمید رکھنی چاہیئے کہ وہ اپنے بے پایاں احسان کے ساتھ جماعتی ضروریات کی تکمیل فرمائے گا اور دوسری طرف ہمیں ہر ممکن قربانی کر کے اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور کوشش کے ساتھ پُورا کرنا چاہیئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"پس جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے اس لئے یہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بڑھے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے اُن کو پُورا کرنے کے لئے جو مجوزہ آمد ہے اُس سے زیادہ آمد ہو تا کہ کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں سُستی نہ پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے ۔ ۔ ۔ مَیں اپنے ربّ کریم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دے گا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے پیشِ نظر تمام جماعتوں کے امراء، صدر اصحاب، سیکرٹریان مال اور دیگر اصحاب خاص طور پر کوشش کر کے اور دن رات محنت کر کے نہ صرف اپنے لازمی چندوں کے بجٹ کو پورا فرمادیں بلکہ مجوزہ بجٹ سے زائد رقم جمع کر کے مالی سال کے اختتام سے پہلے خزانہ صدر انجمن میں داخل فرمادیں تاکہ وہ اپنے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے سعادت دارین حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

شُکریۂ احباب

احباب جماعت اور عزیز و اقارب کی طرف سے میرے والد ماجد حضرت میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی۔ ریٹائرڈ کے انتقال کی خبر پا کر کثرت سے ہمدردی اور افسوس کے خطوط ملے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب لکھنا ممکن نہیں ہے لہٰذا روزنامہ الفضل کے ذریعہ مَیں اپنی طرف سے، اپنی والدہ صاحبہ محترمہ کی طرف سے اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے احباب جماعت اور بہنوں کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ اظہارِ ہمدردی و افسوس کیا۔ خدا تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار شریف احمد
نمبر ۱۷۔ سٹریٹ ۲۸
شالیمار ۸/۱
اسلام آباد

اعلانِ نکاح

(۱) ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے بیٹے عزیزم منیر الدین احمد کا نکاح پندرہ ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ آنسہ حلیمہ بنت مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کراچی کے ساتھ پڑھا اور دعا فرمائی۔

(۲) ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عشاء مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے میری بیٹی عزیزہ بشریٰ نسرین کا نکاح دس ہزار روپیہ مہر پر عزیزم لطیف احمد صاحب پسر مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب امیر جماعتِ احمدیہ جہلم کے ساتھ پڑھا۔

مَیں سلسلہ کے بزرگان اور احبابِ جماعت اور اپنے بھائیوں اور دوستوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اِن رشتوں کو بابرکت بنائے اور ان سے جو نسل چلے وہ اسلام اور احمدیت کی خادم ہو۔ آمین

خاکسار چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور

کبڈی ٹورنامنٹ کا التواء

دسواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ناگزیر وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ نئی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ریویو اُردو و ریویو انگریزی کی جلدوں کی ضرورت

۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو جو آگ ہمارے مکانوں کو لگائی گئی تھی اس میں خاکسار کی ریویو اُردو اور ریویو انگریزی کی حسبِ ذیل جلدیں جل گئی تھیں اگر کسی دوست کے پاس یہ جلدیں ہوں اور وہ انہیں دے سکتے ہوں تو جو قیمت وہ مناسب خیال فرمائیں خاکسار انہیں دینے کے لئے تیار ہے۔ میرے پاس خدا کے فضل سے سلسلہ کا مکمل لٹریچر ہے اور اِن جلدوں کی کمی اس میں نقص پیدا کرتی ہے اِس لئے اگر کوئی دوست مہربانی فرما سکیں تو ان کا بہت ممنون ہونگا اور انہیں ان کی مطلوبہ قیمت بھی شکریہ کے ساتھ فوراً ادا کر دوں گا۔

ریویو اُردو:۔	۱۹۰۲	تا	۱۹۲۰	=	۱۹ جلدیں
	۱۹۲۲			=	۱ جلد
	۱۹۳۴	تا	آخر یعنی جب تک چھپتا رہا		
ریویو انگریزی:۔	۱۹۰۲	تا	۱۹۰۸	=	۷ جلدیں
	۱۹۲۰	تا	۱۹۲۵	=	۶ جلدیں
	۱۹۴۶	تا	۱۹۵۱	=	۶ جلدیں
				کُل	۱۹ جلدیں

اگر کوئی دوست ہر دو کے مکمل سیٹ ہی دینا چاہیں تو مجھے اِس پر بھی اعتراض نہیں سارے سیٹ کی مطلوبہ قیمت ادا کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔

خاکسار مرزا عبد الحق ایڈووکیٹ۔ کوٹھی ۶/۷۱ سول لائن۔ سرگودہا

میڈیکل کالجوں میں داخلہ پانے والے طلباء متوجّہ ہوں

امسال نشتر میڈیکل کالج میں داخلہ لینے والے تمام احمدی طلباء کی سہولت کی خاطر اور موجودہ حالات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن نشتر یونٹ کی طرف سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام وہ احمدی طلباء جنہیں کالج ہذا میں داخلہ کے لئے کالیں بھیج دی گئی ہیں یا جو بلحاظ میرٹ (MERIT) مذکورہ کالج میں داخلہ کے امیدوار ہیں وہ کالج میں آنے سے قبل خاکسار سے بذریعہ ڈاک رابطہ قائم کریں اور اپنے آنے کی اطلاع دیں تا اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا جا سکے اور ان کی رہائش اور دیگر فوری ضروریات کے بارے میں ہر ممکن اقدام کئے جا سکیں۔

خالد احمد عطاء
کمرہ ۳۰۲ قاسم ہال۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان